1

عالمی اور ملکی سطح پر پیش رفت

عالمی معاشی ترقی 2024ء کے دوران مستحکم رہی کیونکہ مہنگائی لوٹ کرہدف کے قریب آگئی اور مرکزی بینک زری سختی کے دورانیے سے نکلتے رہے۔ عالمی تجارت خدمات میں نمو سے متاثر ہو کر سال کے دوران بحال ہوئی ، جس میں ابھرتی ہوئی منڈیاں اور ترقی پذیر معیشتیں ترقی یافتہ معیشتوں کو پیچھے چھوڑ گئیں۔ مہنگائی میں کمی کی رفتار اور سلسلہ جاری رہا ، جس کی وجہ سود کی حقیقی شرحوں کی بلندی ، لیبر مارکیٹ میں حالات کا معمول پر آنا اور اجناس کی قیمتوں میں کمی تھی۔ پورے سال مالی حالات سہولت دیتے رہے ، جس سے اسٹاک مارکیٹ میں مستحکم نمو کو مدد ملی۔ ترقی یافتہ معیشتوں میں ریاستی قرضوں کی سطح کووڈ وبا کے دوران عروج پر پہنچنے کے بعد بدستور کم ہوتی رہی ، جبکہ ابھرتی ہوئی منڈیوں اور کم آمدن ممالک میں یہ سطح بڑھتی رہی۔ تاہم ، عالمی ترقی کے مواقع کو اب بھی چیلنجوں کا سامنا ہے ، جن میں تحفظ پسند اقدامات ، جغرافیائی سیاسی تقسیم ، قرض کے بھاری بوجھ اور موسمیاتی تبدیلی کی بڑھتی ہوئی لاگت شامل ہیں۔ پاکستان کی سطح پر2023ء کی دوسری ششماہی میں جو اقتصادی نمو شروع ہوئی تھی ، اس کی رفتار 2024ء میں برقرار رہی۔ صارف اشاریہ قیمت مہنگائی تیزی سے کم ہوئی ، خاص طور پر2024ء کی دوسری ششماہی میں ، کرنٹ اکاؤنٹ مثبت ہو گیا ، پرائمری بیلنس میں سرپلس آیا ، اور زر مبادلہ کے ذخائر میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ جن چیزوں نے اس بہتری میں معاونت کی ان میں سپلائی چین کے بہتر عوامل ، محتاط پالیسی اقدامات ، اجناس کی قیمتوں میں کمی ، آئی ایم ایف کی توسیعی فنڈ سہولت کے تحت بروقت امداد کا حصول ، کارکنوں کی ترسیلات میں اضافہ ، مستحکم ملکی کرنسی ، سیاسی غیر یقینی صورتحال میں کمی ، اور سرمایہ کاروں کے اعتماد کی بحالی شامل ہیں ۔

1 عالمی اور ملکی سطح پر پیش رفت

1.1 عالمی اقتصادی محرکات

عالمی معیشت مسلسل نمو کے ساتھ لچکدار رہی ---

عالمی نمو پچھلے دو برسوں میں سست روی کے بعد 2024ء کے دوران مستحکم ہو گئی۔ مرکزی بینکوں نے مہنگائی کو گھٹتا ہوا دیکھ کر اپنے پالیسی ریٹس میں کمی کی۔ زری پالیسی موقف میں اس نرمی نے ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی منڈیوں کے ساتھ ساتھ ترقی پذیر معیشتوں میں بھی اقتصادی سرگرمیوں کو سہارا دیا۔ نتیجتاً، عالمی معیشت میں 2024ء کے دوران 3.2 فیصد کی وسیع البنیاد نمو ہوئی (**جدول 1.1**)۔

ترقی یافتہ معیشتوں میں نمو 1.7 فیصد کی شرح سے بڑھ کر مستحکم رہی، جو 2023ء میں درج کی گئی نمو کے مماثل ہے۔ بڑی ترقی یافتہ معیشتوں میں سے امریکی معیشت میں 2.8 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی، جو بنیادی طور پر صارفین کی جانب سے مستحکم اخراجات، بڑھتے ہوئے سرکاری اخراجات اور برآمدات میں بحالی کی وجہ سے ممکن ہوئی۔ برطانیہ اور یورو علاقے میں اقتصادی نمو، اگرچہ خدمات کی سرگرمیوں کی بنیاد پر معمولی سی بڑھی، تاہم اشیا سازی اور مصنوعات کی برآمدات میں جاری کمزوری کی وجہ سے بڑی حد تک محدود رہی۔ جاپان میں رسد میں عارضی خلل کی وجہ سے پیداوار سکڑ گئی۔[1]

ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں نمو، جو عالمی نمو کے لیے محرک کا کام کرتی ہے، معتدل ہو کر 4.2 فیصد رہ گئی۔ اس سست روی کی وجہ کچھ ایشیائی منڈیوں جیسے چین اور بھارت میں آنے والی سست روی تھی۔ چین کے پراپرٹی سیکٹر میں دیرینہ سکڑاؤ اور صَرف میں منسلکہ سست روی کے علاوہ صارف کا مسلسل پست اعتماد شرحِ نمو کو 2023ء کی 5.2 فیصد سے گرا کر 4.8 فیصد تک لانے کا سبب بنا۔ بھارت کے معاملے میں کمزور صنعتی پیداوار، سرکاری شعبے کی طرف سے سرمایہ جاتی اخراجات میں کمی، اور غذائی قیمتوں میں اضافے نے اقتصادی نمو کو 2024ء میں 6.5 فیصد کر دیا، جبکہ پچھلے سال یہ شرح 8.2 فیصد تھی۔

خلیج تعاون کونسل کا علاقہ، جو پاکستان کے لیے برآمدات کی ایک اہم منزل اور ترسیلاتِ زر کا منبع ہے، 2024ء میں 1.8 فیصد کی مستحکم نمو درج کر سکا۔ اقتصادی سرگرمیوں میں یہ بہتری پورے خطے میں متنوع اقدامات کی وجہ سے تیل کے سوا دیگر شعبوں کی بہتر کارکردگی کا نتیجہ تھی۔

جدول 1.1: عالمی معیشت: جی ڈی پی کی حقیقی نمو

فیصد	2023ء	2024ء	2025ء*
دنیا	3.3	3.2	3.3
ترقی یافتہ ممالک	1.7	1.7	1.9
ابھرتی ہوئی ترقی پذیر معیشتیں	4.4	4.2	4.2
ابھرتی ہوئی ترقی پذیر ایشیائی معیشتیں	5.7	5.2	5.1
امریکہ	2.9	2.8	2.7
یورو کا علاقہ	0.4	0.8	1
خلیج تعاون کونسل	0.4	1.8	4.2
برطانیہ	0.3	0.9	1.6
جاپان	1.5	-0.2	1.1
چین	5.2	4.8	4.6
ترکیہ	5.1	2.8	2.6
بھارت	8.2	6.5	6.5
روس	3.6	3.8	1.4
سعودی عرب	-0.8	1.4	3.3
متحدہ عرب امارات	3.6	4.0	5.1
پاکستان (مالی سال)*	-0.2	2.5	3.0

* تخمینہ

ماخذ: آئی ایم ایف

--- جبکہ خدمات کی تجارت بحال ہوئی

عالمی تجارت نے 2023ء میں سکڑاؤ کے بعد 2024ء کے دوران 3.3 فیصد نمو دکھائی۔ تجارت میں توسیع شعبہ خدمات کی بدولت تھی، جو 6.8 فیصد کی شرح سے بڑھی، جس کا جزوی سبب قیمتوں میں اضافہ تھا، جبکہ اشیا کی تجارت 2.1 فیصد

[1] رسد میں اس خلل کا تعلق پہلی سہ ماہی میں گاڑیوں کے ایک بڑے پلانٹ کی بندش سے تھا۔

بڑھی، جو 2022ء کی بلند ترین سطح سے اب بھی کم ہے۔[2] ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں تجارتی نمو ترقی یافتہ ملکوں سے خاصی حد تک بڑھی، 2024ء میں مجموعی طور پر ایک ٹریلین امریکی ڈالر کا اضافہ ہوا (**شکل 1.1**)۔

شکل 1.1: اشیا اور خدمات کی عالمی تجارت

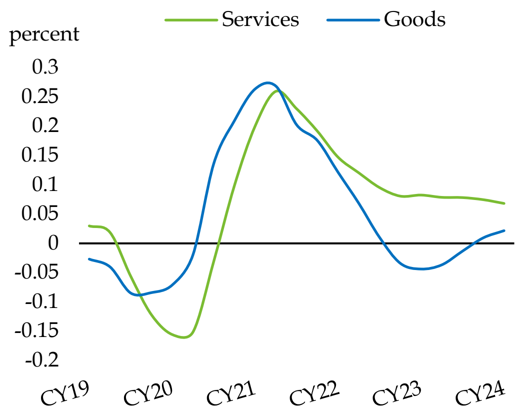

Source: UN Trade and Development

عالمی مہنگائی توقع کے مطابق گرتی رہی---

عالمی سطح پر عمومی مہنگائی کی شرح کم ہوتی رہی۔ 2023ء میں اس کی سالانہ اوسط 6.7 فیصد تھی جو 2024ء میں کم ہو کر 5.7 فیصد رہ گئی، جبکہ ترقی یافتہ ممالک مہنگائی کے اپنے اہداف تک ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کے مقابلے میں جلد پہنچ گئے۔[3]

توانائی کی قیمتوں میں کمی، لیبر مارکیٹ کی صورتحال معمول پر آنے اور بلند حقیقی شرحِ سود سے مہنگائی کو ہدف کی حد میں واپس لانے میں مدد ملی (**شکل 1.2**)۔

توانائی کی قیمتیں 2023ء میں اوسطاً 35.1 فیصد زبردست کمی کے بعد 2024ء میں مزید 4.4 فیصد گر گئیں، جس نے مہنگائی میں سست روی سے اضافے کے عالمی سطح پر سفر کو سہارا دیا۔ توانائی کی قیمتوں میں یہ اعتدال چین کی کمزور طلب اور بڑھتی ہوئی عالمی رسد کی وجہ سے آیا، جس نے اوپیک کی طرف سے مارکیٹ کو سہارا دینے کی کوششوں کو زائل کر دیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ سال کے دوران اشیا کی قیمتیں اگرچہ گھٹ گئیں، تاہم خدمات کی قیمتوں میں اضافہ جاری رہا اور کئی ملکوں، خاص طور پر امریکہ اور یوروزون میں یہ قیمتیں وبا سے پہلے کی اوسط سے بھی بالا رہیں۔ اس کی جزوی وجہ تنخواہ میں تیزی سے اضافہ تھا، جو وبا کے بعد کی مہنگائی کی لہر کا مقابلہ کرنے کے لیے اس کے ساتھ ہم آہنگ ہو رہا تھا۔

شکل 1.2: اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں کا اشاریہ

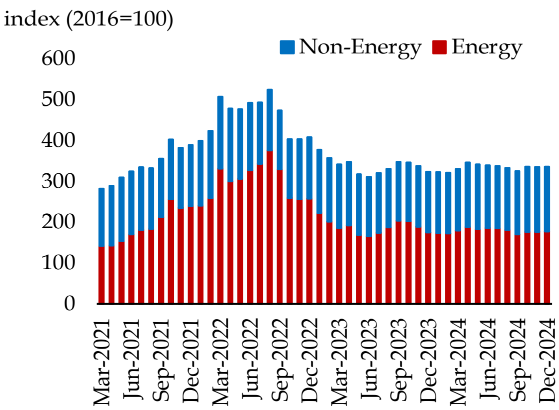

Source: International Monetary Fund

--- جس کے بعد عالمی سطح پر یکساں زری نرمی دیکھی گئی---

مہنگائی کے دوبارہ ہدف پر پہنچنے پر دنیا بھر کے مرکزی بینکوں نے شرحِ سود کم کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ جائزے کے مطابق، 2024ء کے دوران مجموعی طور پر 198 بار پالیسی ریٹ میں کٹوتیاں کی گئیں اور 31 بار پالیسی ریٹ میں اضافہ کیا گیا (**شکل 1.3**)۔ بڑے مرکزی بینکوں نے سال کے دوران زری پالیسی میں نرمی جاری رکھی، اور اس نرمی کی رفتار مہنگائی کے مختلف حالات میں مختلف تھی۔ کئی ترقی یافتہ ممالک جہاں بنیادی مہنگائی توقعات کے مطابق کم ہوئی، وہ نرمی کے دورانیے کے معاملے میں امریکہ سے آگے تھے۔[4] اسی کے ساتھ، ابھرتی مارکیٹوں میں کئی مرکزی بینک شرحِ سود کم کرنے کے معاملے میں محتاط تھے، کیونکہ شرحِ سود کے تفرق اور امریکی ڈالر کے مقابلے میں مقامی کرنسیوں کی قدر میں ممکنہ کمی سے بیرونی خطرات پیدا ہو سکتے تھے۔

---

[2] ماخذ: اقوام متحدہ کی کانفرنس برائے تجارت و ترقی، گلوبل ٹریڈ اپ ڈیٹ، دسمبر 2024ء۔

[3] ماخذ: آئی ایم ایف، ورلڈ اکنامک آؤٹ لک، جنوری 2025ء۔

[4] امریکی فیڈرل ریزرو نے 18 ستمبر 2024ء کو فیڈرل فنڈ ریٹ میں 50 بی پی ایس کٹوتی کی۔

شکل 1.3: مرکزی بینکوں کے پالیسی ریٹ پر فیصلے

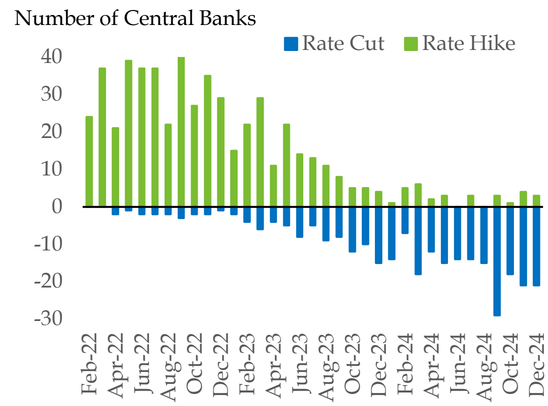

Source: CB Rates.com

عالمی سطح پر مہنگائی میں سست رفتاری سے اضافہ جاری ہے، تاہم خدمات کی مہنگائی کے پیشِ نظر قیمتوں کے استحکام کا چیلنج اب بھی موجود ہے۔ اس بنا پر کچھ مرکزی بینک اپنی زری پالیسی میں نرمی کو مؤخر کرنے پر مجبور ہوئے، جس سے سرکاری مالیات پر مزید دباؤ پڑ رہا ہے، خاص طور پر ان ممالک میں جہاں قرض کی ادائیگی کے اخراجات پہلے ہی زیادہ ہیں۔

شکل 1.4: مالی حالات کا اشاریہ

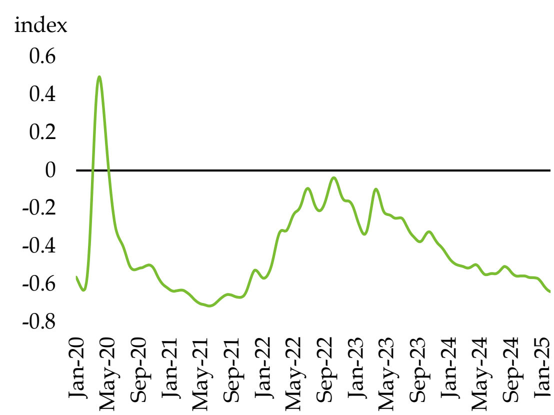

Source: St louis Fed

--- اور اس سے گنجائشی مالی صورتِ حال کو سہارا ملا ---

اس امکان پر مارکیٹوں نے 2024 کے دوران پر جوش ردِ عمل ظاہر کیا کہ مرکزی بینک سخت زری پالیسی کے دورانیے سے نکلیں گے۔ نرم مالی حالات کے نتیجے میں، ابھرتی ہوئی منڈیوں کی طرف سرمایہ کے بہاؤ میں بہتری آئی اور بعض کم آمدن، ترقی پذیر (فرنٹیئر) معیشتوں کو مارکیٹ تک رسائی دوبارہ حاصل ہوئی (**شکل 1.4**)۔ اگرچہ پالیسی کے راستوں کی قیمتیں دوبارہ مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ طویل مدتی منافع بڑھا،[5] تاہم کارپوریٹ کی مضبوط قدر پیمائیوں نے مالی حالات کو نرم رکھا۔ منافع میں اضافہ بعض ایسے ممالک میں مالیاتی نظم وضبط پر دباؤ ڈال سکتا ہے جو اخراجات کو قابو میں رکھنے یا ٹیکس بڑھانے میں ناکامی کی وجہ سے پہلے ہی دباؤ میں ہیں۔

--- جو ایکویٹی مارکیٹوں میں مستقل نمو کا سبب بنا

عالمی ایکویٹی مارکیٹوں نے 2024ء کے دوران 15.7 فیصد کی دوہندسی نمو حاصل کی۔ اس نمو میں سب سے نمایاں حصہ امریکہ اور ایشیائی مارکیٹوں سے آیا۔[6] تاہم، سال کے دوران ایکویٹی مارکیٹوں میں تیز رفتار اضافہ اگست 2024ء اس وقت میں رک گیا جب امریکہ میں کساد بازاری کے خدشات اور بینک آف جاپان کے شرحِ سود بڑھانے کے فیصلے کے سبب مارکیٹ کی اصلاح ہوئی، جس کے نتیجے میں جاپانی ین کی مالیتی کیری لین دین تیزی سے ختم ہو گئیں (**شکل 1.5**)۔

شکل 1.5: ایکویٹی کی عالمی قیمتوں کا ایم ایس سی آئی اشاریہ

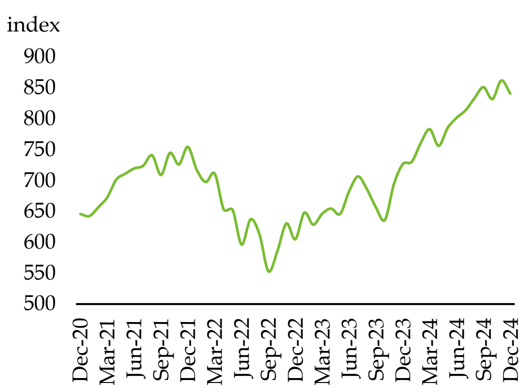

Source: Bloomberg

[5] امریکہ، جاپان، برطانیہ اور یورو خطے کے اکثر ملکوں نے طویل مدتی بانڈ کی یافت میں اضافہ دیکھا۔

[6] 2024 کے دوران ایس اینڈ پی 500 نے 23.3 فیصد منافع کمایا جبکہ نیڈ سک کمپوزٹ کا منافع 28.7 فیصد رہا۔ ایشیا میں شنگھائی کمپوزٹ انڈیکس کو دورانِ سال 12.6 فیصد منافع ہوا جبکہ نکی 225 کو 19.2 فیصد ہوا، اس طرح وہ سال کی دوسری بہترین کارکردگی والی ایکویٹی مارکیٹ بنی۔

شکل 1.6: حکومت کا عمومی قرضہ

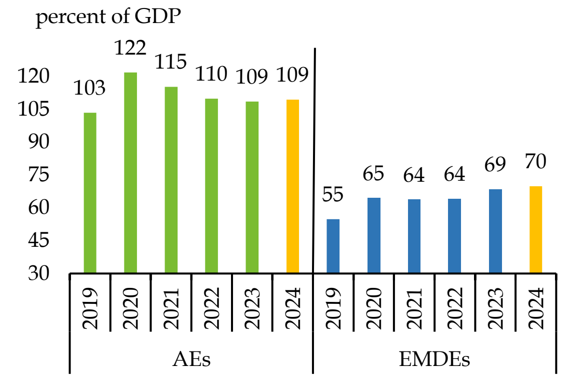

Note: 2024 represents IMF estimates
Source: IMF WEO October 2024

تاہم اس کے بعد مارکیٹ مستحکم ہو گئی، اور شکاگو بورڈ آپشنز ایکسچینج کا تغیر پذیری کا اشاریہ اپنے روایتی اوسط کی طرف واپس آ گیا اور امریکہ میں زیادہ کاروبار دوست پالیسیوں کی توقعات پر ترقی یافتہ ملکوں میں رقوم اکٹھی ہونے لگیں۔

شکل 1.7: جی ڈی پی کی نمو اور اس میں مختلف شعبوں کا حصہ

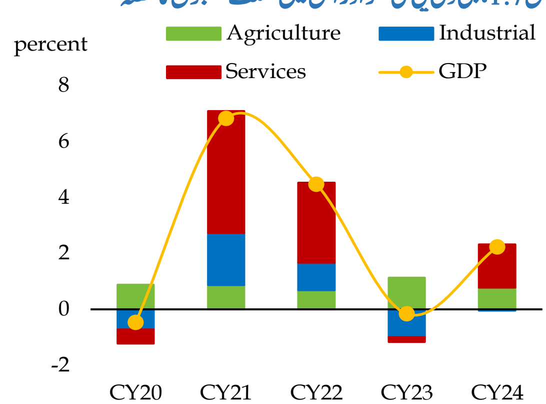

Source: Pakistan Bureau of Statistics

اگرچہ ترقی یافتہ ملکوں میں قرضے کی سطح گرتی رہی، ابھرتی ہوئی منڈیوں کو قرضے کا دباؤ برداشت کرنا پڑا

جی ڈی پی میں ریاستی قرضے کا تناسب وبا کے دوران 121.8 فیصد کی بلند ترین سطح پر پہنچنے کے بعد، ترقی یافتہ ملکوں میں بہتر ہوتا رہا اور 2024ء کے آخر تک یہ 109.4 فیصد تک گر گیا۔ اس کے برعکس یہ تناسب ابھرتی ہوئی معیشتوں اور ترقی پذیر ممالک میں وبا سے پہلے کے سطحوں کے مقابلے میں نمایاں طور پر بڑھتا رہا، اور 2023ء کے 68.5 فیصد سے بڑھ کر 2024ء میں 70 فیصد ہو گیا (**شکل 1.6**)۔ مالیاتی چیلنجوں کے علاوہ، امریکی ڈالر کے مقابلے میں ابھرتی ہوئی معیشتوں اور ترقی پذیر ممالک کی کرنسیوں کی قدر میں قابلِ ذکر کمی نے ڈالر میں ظاہر ہونے والا قرضہ بڑھانے میں کردار ادا کیا۔

1.2 ملک میں اقتصادی پیش رفت

اقتصادی مبادیات 2024ء کے دوران مزید مستحکم ہوئیں - - -

ملکی معیشت میکرو اکنامک کمزوریوں میں کمی کے بعد 2024ء میں مزید مستحکم ہوئی۔ مہنگائی کا دباؤ بتدریج کم ہوا، کرنٹ اکاؤنٹ کا توازن مثبت ہوا، مالیاتی یکجائی مضبوط ہوئی، اور زرِ مبادلہ کے بفر بہتر ہوئے۔ اقتصادی بحالی میں جو چیزیں معاون ثابت ہوئیں وہ زری اور مالیاتی محاذوں پر ہم آہنگ اور اصلاحی پالیسی اقدامات، بہتر سپلائی چین، اجناس کی سازگار عالمی قیمتیں، اور آئی ایم ایف کے ساتھ کامیاب رابطہ بھی تھا۔ چنانچہ بین الاقوامی درجہ بندی ایجنسیوں کی طرف سے بہتر کریڈٹ ریٹنگ ملی اور سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہوا۔

حقیقی جی ڈی پی میں 2024ء میں 2.2 فیصد نمو ہوئی، جبکہ پچھلے سال کے دوران 0.2 فیصد کمی ہوئی تھی۔[7] حالیہ اضافہ زراعت اور خدمات کے شعبوں کی بدولت ہوا، جبکہ صنعتی شعبہ مجموعی معیشت میں اپنا خاطر خواہ حصہ ڈالنے میں مشکلات کا شکار رہا (**جدول 1.2**، **شکل 1.7**)۔

پہلی ششماہی معیشت پر اعتماد کی بحالی اور بہتر اقتصادی ماحول سے بھرپور رہی - - -

2024ء کے ابتدائی مہینوں میں عام انتخابات کے باعث اقتصادی غیر یقینی کی لہر دیکھی گئی، جو سال کے آخر تک تیزی سے اتر گئی (**شکل 1.8**)۔ اقتصادی امکانات

[7] مالی سال کے لحاظ سے م س 23ء میں حقیقی جی ڈی پی کی نمو منفی 0.2 فیصد تھی جو م س 24ء میں 2.5 فیصد ہو گئی۔ جدول 1.2 میں تقویمی سال کے دیے گئے جی ڈی پی کے تخمینے دراصل سہ ماہی قومی آمدنی حسابات (این آئی اے) پر مبنی ہیں جو پاکستان دفتر شماریات نے حال میں جاری کیے۔

بحال ہوئے جنہیں میکرو اکنامک حالات میں مسلسل بہتری سے تقویت ملی، اور یہ بات کاروباری اعتماد کے اشاریے میں مسلسل بحالی، ملک کے رسک پریمیم میں کمی،[8] منڈی کی سرمایت میں نمایاں اضافے، شرح مبادلہ میں استحکام اور مہنگائی میں کمی[9] سے ظاہر تھی (**شکل 1.9**)۔

شکل 1.8: صارف اور کاروبار کا اعتماد

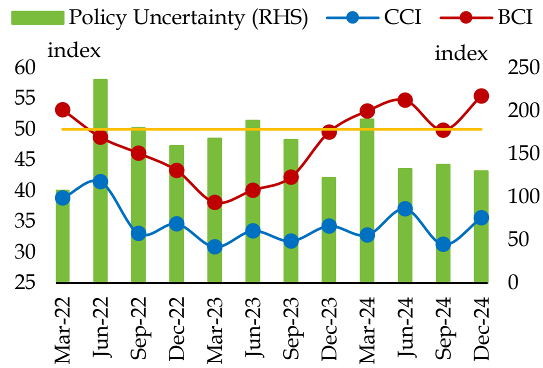

Source: State Bank of Pakistan and PolicyUncertainty.com

شکل 1.9: اسٹیٹ بینک کے زرِمبادلہ ذخائر اور شرحِ مبادلہ

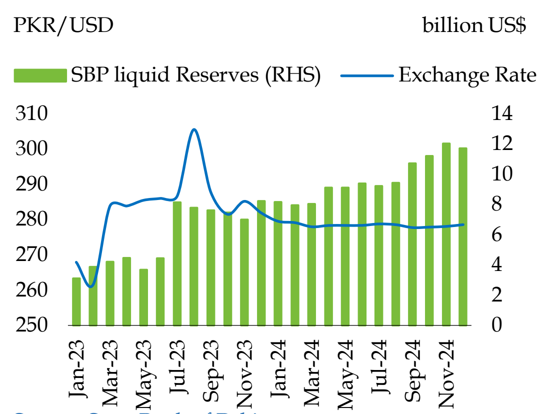

Source: State Bank of Pakistan

درآمدی خام مال کی بہتر دستیابی کے علاوہ فصل کی پیداوار میں نمایاں اضافہ رسدی رکاوٹیں کم کرنے میں مددگار ثابت ہوا، جس سے 2024ء کی پہلی ششماہی میں صنعتی پیداوار[10] اوسطاً 2.9 فیصد بڑھ گئی۔ اس نے معیشت میں مہنگائی میں کمی کے رجحان میں حصہ ڈالا۔

مستحکم عالمی اقتصادی سرگرمیوں کی بدولت برآمدات عمدہ رفتار کے ساتھ بڑھیں، خصوصاً پاکستان کی اہم برآمدی منزلوں میں، بہتر زرعی پیداوار اور کم پیداواری لاگت کی وجہ سے (**شکل 1.10**)۔ نیز، پہلے چھ ماہ میں کارکنوں کی ترسیلات زر 30.2 فیصد بڑھ گئیں، جس کے معاون عوامل خصوصاً مشرق وسطیٰ کے خطے میں بہتر اقتصادی حالات، باضابطہ ذرائع سے ترسیلات کی ترغیب دلانے کے حکومتی اقدامات، اور اوپن اور بین البینک منڈی کے درمیان شرح مبادلہ کے فرق میں کمی تھے۔ نتیجتاً، کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ صرف 0.5 ارب امریکی ڈالر رہا، حالانکہ درآمدات میں زیادہ اضافہ ہوا تھا۔

شکل 1.10: جاری کھاتے کا توازن

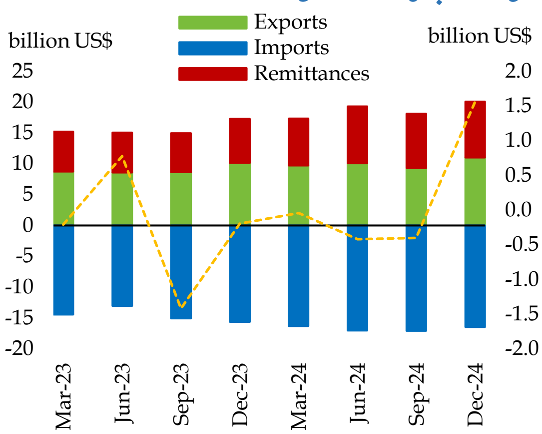

Source: State Bank of Pakistan

تاہم دوسری ششماہی میں اقتصادی صورتِ حال ملی جلی رہی - - -

معاشی سرگرمی 2024ء کی دوسری ششماہی میں سست ہوگئی۔ کپاس، چاول، گنا اور مکئی جیسی اہم فصلوں کی پیداوار گرنے سے، اور بلند اساسی اثر کی وجہ سے زرعی شعبے کی پیداوار کم اور نمو سست رہی۔ اس کے علاوہ، صنعتی شعبے میں بھی نمو کمزور

[8] جنوری تا جون 2024ء کے دوران کریڈٹ ڈیفالٹ سواپ 16.1 فیصد گر گیا اور جولائی تا دسمبر 2024ء کے دوران مزید 1.2 فیصد گرا۔

[9] صارف اشاریہ قیمت مہنگائی دسمبر 2023ء میں 30.8 فیصد تھی جو دسمبر 2024ء میں گر کر 12.6 فیصد ہوگئی۔

[10] بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اشاریے کے مماثل۔

رہی[11] کیونکہ مالیاتی یکجائی کے اقدامات کے نتیجے میں[12] پیداواری لاگت میں اضافہ ہو گیا تھا۔ خدمات کے شعبے کی کارکردگی 2024ء کی دوسری ششماہی میں کم ہو گئی، جس نے معاشی رفتار کو بھی محدود کر دیا۔

تاہم اس سے قطع نظر 2024ء کی دوسری ششماہی کے دوران مہنگائی میں مسلسل کمی کا رجحان جاری رہا، جو مربوط زری اور مالیاتی اقدامات، مستحکم کرنسی، اجناس کی سازگار عالمی قیمتوں، اور بہتر سپلائی چین کا نتیجہ تھا۔ جون 2024ء میں مہنگائی 12.6 فیصد تھی اور گر کر دسمبر 2024ء میں 4.1 فیصد رہ گئی۔ اسی مناسبت سے اسٹیٹ بینک نے تیزی سے زری نرمی برتی اور پانچ مسلسل پالیسی جائزوں میں پالیسی ریٹ جون 2024ء کے 22.0 فیصد سے کم کر کے سال کے آخر تک 13.0 فیصد کر دیا۔[13]

شکل 1.11: مالیاتی کارروائیاں

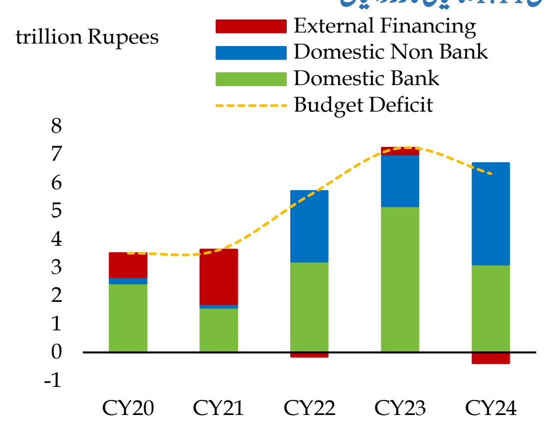

Source: Ministry of Finance

بیرونی محاذ پر برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات میں مسلسل استحکام نے 2024ء کی دوسری ششماہی میں کرنٹ اکاؤنٹ سرپلس 1.2 ارب امریکی ڈالر فراہم کیا (2024ء میں مجموعی سرپلس 0.7 ارب امریکی ڈالر رہا)۔

اسٹیٹ بینک کے زرِ مبادلہ ذخائر بڑھنے سے ملکی کرنسی پر دباؤ کم ہوا

اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر 2024ء کے اختتام تک بڑھ کر 11.7 ارب ڈالر ہو گئے، جو پچھلے سال اسی عرصے کے دوران 8.2 ارب ڈالر تھے۔ زرمبادلہ ذخائر میں اضافہ کئی عوامل کی مدد سے ممکن ہوا جن میں بیرونی کھاتے کی مضبوطی کے علاوہ آئی ایم ایف کے توسیعی فنڈ سہولت پروگرام کے تحت پہلی قسط کا اجرا، اوپن مارکیٹ میں اسٹیٹ بینک کی زرمبادلہ کی خریداری، معاشی غیر یقینی کیفیت میں کمی اور ملک کی کریڈٹ ریٹنگ کا بہتر ہونا شامل ہیں۔[14]

اس بہتری کے علاوہ، زرِمبادلہ کی سٹہ بازانہ طلب کو کم کرنے کے لیے مسلسل انتظامی اقدامات اور اوپن مارکیٹ اور بین البینک کے درمیان شرح کے فرق میں کمی نے 2024ء کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر اوسطاً 1.2 فیصد بڑھانے میں مدد دی۔

شکل 1.12: پاکستان کا خاکہ قرض

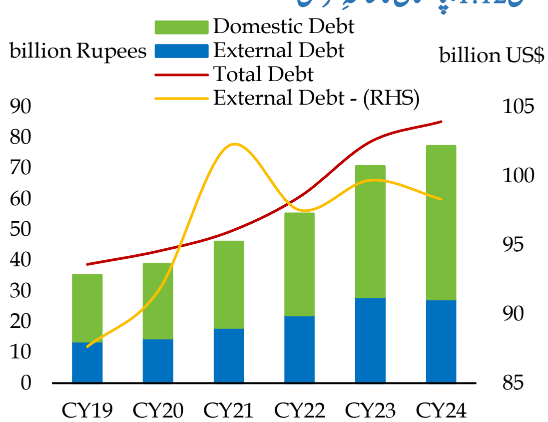

Source: State Bank of Pakistan

مالیاتی توازن پلٹ کر یکجائی کی طرف آگیا۔۔۔

مالیاتی خسارہ جو 2023ء میں 7.2 ٹریلین روپے تھا، 2024ء میں کم ہو کر 6.3 ٹریلین روپے رہ گیا، جو سالانہ 12.5 فیصد کمی ظاہر کرتا ہے۔ خسارے میں نمایاں

[11] بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اشاریے میں 2024ء کی دوسری ششماہی کے دوران 1.8 فیصد سکڑاؤ آیا۔

[12] مالیاتی یکجائی کے اقدامات میں برآمداتی نوعیت کی صنعتوں کو توانائی پر زرِاعانت کا خاتمہ، نظر ثانی کے تحت توانائی کی قیمتوں میں اضافہ، اور ٹیکس سے استثنیٰ کا خاتمہ شامل ہیں۔

[13] پالیسی ریٹ 10 جون 2024ء تک 22.0 فیصد پر رہا۔

[14] جولائی اور اگست 2024ء میں فِچ اور موڈیز نے پاکستان کی درجہ بندی بالترتیب CCC+ اور Caa2 کر دی، جو پہلے CCC اور Caa3 تھی۔

کمی کی وجہ ریونیو میں وسیع البنیاد اضافہ تھا کیونکہ ٹیکس اور غیر ٹیکس دونوں قسم کے محصولات بالترتیب 26.9 فیصد اور 69.5 فیصد بڑھ گئے، جس نے اخراجات میں 16.9 فیصد اضافے کی تلافی کر دی۔ تاہم، ایف بی آر کے محصولات 2024ء کی دوسری ششماہی میں ہدف سے کافی کم رہے۔

شکل 1.13: مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت اور اس کے اجزا

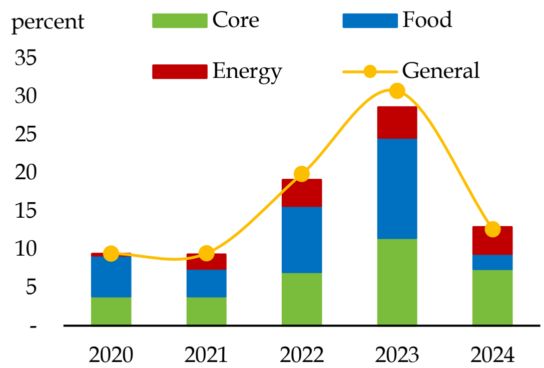

Source: Pakistan Bureau of Statistics

خرچ کے انتظام کو بہتر بنانے اور وسائل مجتمع کرنے کے حکومتی اقدامات[15] مجموعی مالیاتی صورتحال میں ظاہر ہوئے۔ مزید برآں، حکومت نے بجٹ خسارے کو پورا کرنے کے لیے بیرونی وسائل کے بجائے مقامی وسائل کو اختیار کیا۔ مقامی ذرائع میں، شعبہ بینکاری نے 2024ء میں بجٹ خسارے کا 46.6 فیصد اور نان بینکنگ سیکٹر نے 53.4 فیصد فراہم کیا۔

۔۔۔ جس سے قرضے کے بہتر انتظام اور مالیاتی پائیداری میں مدد ملی ۔۔۔

مجموعی سرکاری قرضہ 2024ء میں 8.4 فیصد بڑھ گیا، جو 2023ء کے 29.5 فیصد اضافے کی نسبت نمایاں طور پر کم ہے۔ استحکام کی مسلسل کوششوں اور بہتر اقتصادی حالات نے حکومت کو سرکاری قرضہ بلحاظ جی ڈی پی جون 2024ء میں 67.5 فیصد تک لانے میں مدد دی، جب کہ جون 2023ء میں یہ تناسب 74.9 فیصد رہا تھا۔ کئی اقدامات نے قرض کے انتظام اور مالیاتی پائیداری کو مضبوط کرنے میں مدد دی، جن میں نوماکاری کے خطرات کم کرنے کے لیے طویل مدتی قرضہ کو ترجیح دینا، موجودہ قرضوں کی ترتیبِ نو کر کے میعاد بڑھانا اور کم لاگت کی فنڈنگ لینے کے لیے مالی ذرائع کو متنوع بنانا شامل ہیں۔[16]

امریکی ڈالر میں ظاہر ہونے والا بیرونی قرض[17] 1.4 فیصد کم ہو کر 2024ء کے اختتام تک 98.3 ارب ڈالر رہ گیا۔ بیرونی قرض میں یہ معمولی کمی دراصل قرض کی اصل رقم اور سود کی ادائیگی، اور بیرونی مالکاری کی محدود آمد کی وجہ سے ہوئی۔ نیز، پاکستانی روپے کے لحاظ سے بیرونی قرض 2.5 فیصد کم ہو گیا، جس کی جزوی وجہ ملکی کرنسی کی قدر میں اضافہ ہے (**شکل 1.12**)۔

اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 2024ء کے دوران 12.6 فیصد تک پہنچ گئی، جو 2023ء میں 30.8 فیصد تھی۔ اس میں غذائی گروپ کا حصہ بنیادی تھا، جبکہ مرکزی اور توانائی کے گروپوں میں کمی کے رجحانات نے بھی مہنگائی میں سست روی سے اضافے میں اپنا کردار ادا کیا۔ قوزی مہنگائی، اگرچہ نسبتاً مستقل رہی، تاہم 2024ء میں یہ 13.5 فیصد تک گر گئی، جو پچھلے سال 20.8 فیصد تھی (**شکل 1.13**)۔[18]

نجی شعبے کے قرضے کی نمو بحال ہوئی ۔۔۔

زری نرمی کے آغاز اور قرضے کی لاگت میں کمی کے ساتھ ہی نجی شعبے کے قرضے کی نمو بحال ہو کر 2024ء کے دوران مثبت ہو گئی، جس کی سہ ماہی اوسط نمو 8.9 فیصد رہی۔ خاص طور پر، 2024ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران قرضے میں 23.7 فیصد اضافہ ہوا، جس کی وجہ بینکوں کی کوشش تھی کہ وہ اے ڈی آر سے منسلک ٹیکس سے بچ سکیں (**شکل 1.14**)۔

[15] ٹیکس گزاروں کی تعداد میں اضافہ، وفاقی-صوبائی ادارہ جاتی انتظامات کو مستحکم بنانا اور قرضے کی پائیداری کو یقینی بنانا ان اقدامات میں شامل تھے۔

[16] پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ، جولائی تا دسمبر مالی سال 25ء، حکومتِ پاکستان، خزانہ ڈویژن، دفتر معاشی مشیر۔

[17] اس میں آئی ایم ایف سے سرکاری قرضہ اور زرِ مبادلہ واجبات شامل ہیں۔

[18] جائزے کے بعد والے عرصے میں بھی مہنگائی میں کمی کا سلسلہ جاری رہا اور جنوری 2025ء میں وہ گر کر 2.4 فیصد رہ گئی۔ اگرچہ جنوری 2025ء میں پالیسی ریٹ 100 بی پی ایس کم کر کے 12.0 فیصد کر دیا گیا تھا، جبکہ حالات یہ تھے کہ توانائی کی سرکاری قیمتوں میں ردوبدل، مالیاتی اقدامات اور بڑی معیشتوں میں تحفظ پسندانہ پالیسیوں کے خطرات موجود تھے، جو مہنگائی کے منظرنامے پر اثر ڈال سکتے تھے۔

شکل 1.14: شرحِ سود اور قرضے کی نمو

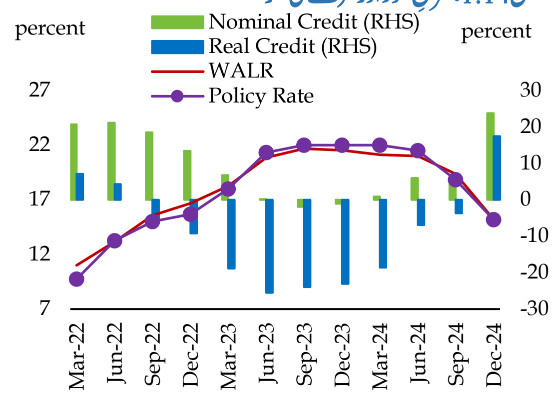

WALR = Weighted Average Lending Rate
Source: State Bank of Pakistan

نجی شعبے کے قرضوں میں بحالی کا سبب خالص میزانی واپسی کے باعث قرض کے لیے دستیاب فنڈز کی بہتر دستیابی اور قرض کی گرتی ہوئی لاگت کے دور میں قرض کی طلب کی بہتر صورتِ حال تھی۔ نجی شعبے کے قرضے میں اضافہ خاص طور پر مینوفیکچرنگ، انفارمیشن ٹیکنالوجی، صارفی قرضوں، اور توانائی کے شعبوں میں مضبوط رہا، دیگر شعبوں میں بھی اضافہ دیکھا گیا۔

--- جبکہ حکومت کی طرف بینکوں کا اکتشاف کم ہوا

اعانتِ میزانیہ کے لیے حکومت کا بینکوں پر مستقل انحصار رہا چنانچہ بینکوں کا اکتشاف 2024ء کی پہلی ششماہی میں 64.2 فیصد تک آ گیا جو دسمبر 2023ء میں 60.8 فیصد تھا۔ تاہم، 2024ء کی دوسری ششماہی میں میزانی قرضے کی واپسی کی وجہ سے سرکاری شعبے کی طرف بینکوں کا اکتشاف 59.1 فیصد تک رہ گیا۔

بینکوں نے مسلسل مستحکم کارکردگی جاری رکھی۔ اس کے ادائیگی قرض کی صلاحیت، منافع اور سیالیت سے متعلق مالیاتی مضبوطی کے اظہاریوں میں بہتری دیکھی گئی جبکہ اثاثوں کے معیار کے اظہاریے تاخیر شدہ ادائیگیوں سے متعلق محدود خطرات ظاہر کرتے ہیں (تفصیلات کے لیے **باب 3: بینکاری شعبہ**)۔

جدول 1.2: پاکستان کے اہم اقتصادی اظہاریے *

	2020ء	2021ء	2022ء	2023ء	2024ء
حقیقی شعبہ	**(فیصد)**				
جی ڈی پی کی حقیقی نمو	-0.5	6.8	4.5	-0.2	2.2
صنعتی شعبے کی نمو	-3.9	9.9	5.2	-5.6	-0.3
زرعی شعبے کی نمو	3.7	3.8	3.1	4.8	3.2
خدمات کے شعبے کی نمو	-0.9	7.5	4.9	-0.3	2.6
بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی نمو (سال بسال اوسط)	-9.0	17.5	6.7	-9.1	0.5
مہنگائی (اوسط)	9.5	9.5	19.9	30.8	12.6
بیرونی شعبہ	**(ارب ڈالر)**				
اسٹیٹ بینک کے ذخائر (اختتامِ مدت)	13.4	17.7	5.6	8.2	11.7
کرنٹ اکاؤنٹ کی رقم	-0.7	-12.3	-12.2	-1.0	0.7
برآمدات (اشیا اور خدمات)	27.3	35.6	39.0	36.2	40.2
درآمدات (اشیا اور خدمات)	52.1	76.5	76.6	58.1	66.8
ترسیلاتِ زر	25.9	31.1	29.9	26.4	34.7
روپیہ فی ڈالر (اختتامِ مدت)	159.8	176.5	226.4	281.9	278.6
مالیاتی شعبہ	**(فیصد)**				
مالیاتی خسارہ (فیصد جی ڈی پی، مالی سال)	-8.1	-7.1	-7.9	-7.8	-6.8
محاصل کی نمو (سال بسال)	10.1	17.5	16.9	34.3	37.2
اخراجات کی نمو (سال بسال)	9.4	11.3	31.1	30.3	16.9
زری شعبہ	**(فیصد اور ٹریلین روپے)**				
نجی شعبے کو قرضہ (سال بسال نمو)	4.5	19.6	13.4	-1.1	23.7
مالکاری	3.5	3.6	5.6	7.2	6.3
ملکی	2.7	1.7	5.7	7.0	6.7
بیرونی	0.8	1.9	-0.1	0.2	-0.4

* تمام اعداد و شمار تقویمی (کیلنڈر) سال کے لحاظ سے ہیں، بصورتِ دیگر بیان کر دیا گیا ہے۔

ماخذ: وزارتِ خزانہ، پاکستان دفترِ شماریات، اسٹیٹ بینک آف پاکستان

مستقبل میں ---

توقع ہے کہ عالمی نمو آئندہ چند برسوں میں مستحکم رہے گی، اگرچہ کم ہو گی۔[19] پالیسی میں بڑھی ہوئی غیر یقینی صورت حال اور تجارتی پالیسی میں تبدیلیاں اس منظرنامے کے لیے اہم منفی خطرات ہیں۔ دیگر خطرات میں جغرافیائی سیاسی تنازعات، موسمیاتی تبدیلی کے شدید حالات اور بڑی معیشتوں میں کمزور نمو

[19] آئی ایم ایف نے جنوری 2025ء کے اپنے عالمی اقتصادی منظر نامے میں پیش گوئی کی کہ 2025ء اور 2026ء دونوں میں عالمی معیشت کی شرح نمو 3.3 فیصد رہے گی، جو عالمی وبا سے پہلے کی تاریخی اوسط 3.7 فیصد سے بھی کم ہے۔

شامل ہیں۔ مہنگائی میں سست روی سے اضافے کے عمل میں مزید تعطل، جو ممکنہ طور پر اجناس کی قیمتوں میں عارضی اضافے سے پیدا ہو سکتا ہے، بینکوں کو زری پالیسی مزید نرم کرنے سے روک سکتا ہے، اس طرح مالیاتی اور مالی استحکام کے لیے واضح چیلنج پیدا ہوں گے۔

ملکی اقتصادی سرگرمیاں بتدریج بہتر ہو رہی ہیں، مہنگائی میں نمایاں کمی آئی ہے۔ کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ قابو میں رہا ہے، اور مالیاتی یکجائی درست راستے پر ہے۔ توقع ہے کہ یہ مثبت پیش رفت اقتصادی بحالی کو مزید فروغ دے گی۔ تاہم، پائیدار ترقی اور قیمتوں کے استحکام کو یقینی بنانے کے لیے یکجائی کے اقدامات کا تسلسل، بروقت مداخلت اور ساختی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے اصلاحات کا نفاذ ضروری ہے۔